NEW TRUST SCIENCE ACADEMY

GUESS PAPER 2025

NTS ACADEMY GUESS PAPER

URDU – 11th

فرسٹ ایئر   اُردو

- FSC
- Ics
- F.A

پنجاب کے تمام بورڈز کے 12/11/10/9 کے گیس پیپرز کے لیے ہماری ویب سائٹ www.ntsacademy.com وزٹ کریں۔

پنجاب کے تمام بورڈز (لاہور، ملتان، گوجرانوالہ، سرگودھا،ڈیرہ غازی خاں، فیصل آباد ،ساہیوال) کے نوٹس، گیس پیپرز، چیپٹر وائز ٹیسٹ، ہاف بُک ٹیسٹ، فُل بُک ٹیسٹ کے لیے ہماری ویب سائٹ www.ntsacademy.com وزٹ کریں۔

1st Year Urdu Guess Paper

FOR ALL PUNJAB BOARD

POWERED BY: www.ntsacademy.com

1st YEAR Urdu

GUESS PAPER 2025

نظموں کے خلاصے

خطباتِ بہ نوجوانانِ اسلام	تسلیم و رضا (اہم)
لوکل بَس	میدانِ کربلا میں صبح کا منظر
برسات (اہم)	مستقبل کی جھلک (اہم)
حمد اور نعت (اہم)	NTS ACADEMY

نثر کے خلاصے

اپنی مدد آپ (اہم)	دوستی کا پھل (اہم)	سفارش (اہم)
ادیب کی عزت (اہم)	اُسوہ حسنہ	چراغ کی لو (اہم)
سرسید کے اخلاق و خصائل	اور آنا گھر میں مرغیوں کا	لاہور کا جغرافیہ

نوٹ: نثر کا خلاصہ لکھتے ہوئے مصنف کا نام ضرور لکھیں۔

سیاق و سباق کے حوالے سے نثر کی تشریح

1	اسلام میں دو چیزیں ہیں کتاب اور سنت ۔ کتاب سے مراد خدا کے احکام ہیں جو قرآن مجید کے ذریعے سے ہم تک پہنچے ہیں اور سنت جس کے لغوی معنی راستے کے ہیں ، وہ راستہ کہ جس پر پیغمبر اسلام ﷺ یم خدا کے احکام پر عمل کرتے ہوئے گزرے یعنی آپ ﷺ اسلام کا عملی نمونہ جس کی تصاویر احادیث میں بہ صورت الفاظ درج ہیں۔ غرض یہ کہ ایک مسلمان کی کامیابی اور تکمیل روحانی کے لیے جو چیز ہے وہ سنت نبوی ﷺ ہے۔ (زیادہ اهم)
2	دین اسلام میں حضور ﷺ علم کی حیات طیبہ تمام اہل ایمان کے لیے بہترین عملی نمونہ ہے۔ آپ ﷺ کی حیات طیبہ زندگی کے ہر شعبہ عمل سے تعلق رکھنے والوں کے لیے راہنمائی کرتی ہے۔ آپﷺ کی پیروی کی جاسکتی ہے۔ مختلف انسانی جذبات اور احساسات کو اعتدال پر رکھنے کے لیے جس عملی نمونے کی ضرورت پڑتی ہے ، وہ آپ ﷺ کی ذات کی صورت میں ہمارے سامنے موجود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں آپ صلی اسلام کی سنت کے اتباع پر زور دیا ہے۔
3	وہ افعال جن کا تعلق دل و ماغ سے ہے اور جن کی تعبیر ہم اعمال قلب یا جذبات اور احساسات سے کرتے ہیں۔ ہر آن ہم ایک نئے قلبی عمل یا احساس سے متاثر ہوتے ہیں۔ ہم کبھی راضی ہیں کبھی ناراض کبھی خوش ہیں کبھی غم زدہ کبھی مصائب سے دوچار ہیں اور کبھی نعمتوں سے مالا مال ، کبھی ناکام ہوتے ہیں اور کبھی کامیاب' ان سب حالتوں میں ہم مختلف جذبات کے ماتحت ہوتے ہیں۔ اخلاق فاضلہ کا تمام تر انحصار انہی جذبات اور احساسات کے اعتدال اور باقاعدگی پر ہے ان سب کے لیے ہم کو ایک عملی سیرت کی حاجت ہے۔
4	عزم و استقلال، شجاعت ، صبر ، شکر ، توکل، رضا، مصیبتوں کی برداشت، قربانی، قناعت، استغنا، ایثا، جود ، تواضع ، خاکساری، مسکنت ، نشیب و فراز ، بلند و پست، تمام اخلاقی پہلوؤں کے لیے جو مختلف حالتوں میں یا ہر انسان کو مختلف صورتوں میں پیش آتے ہیں، ہمیں عملی ہدایت اور مثال کی ضرورت جو صرف پیغمبر اسلام ﷺ کی سوانح میں مل سکتی ہیں۔
5	غرض تم جو کوئی بھی ہو اور کسی حال میں بھی ہو تمہاری زندگی کے لیے نمونہ اتمہاری سیرت کی درستی و اصلاح کے لیے سامان تمہارے ظلمت خانہ کے لیے ہدایت کا چراغ اور راہنمائی کانور محمد ﷺ کی جامعیت کبری کے خزانے میں ہر وقت اور ہمہ دم مل سکتا ہے۔ اس لیے طبقہ انسانی کے ہر طالب علم اور نور ایمانی کے ہر متلاشی کے لیے صرف رسول ﷺ کی سیرت ہدایت کا نمونہ اور نجات کا ذریعہ ہے۔
6	محمد رسول صلی علیم کا وجود مبارک ایک آفتاب عالم تاب تھا جس سے اونچے پہاڑ ، ریتلے میدان ، بہتی نہرین، سر سبز کھیت، اپنی اپنی صلاحیت اور استعداد کے مطابق تابش اور نور حاصل کرتے تھے یا ابر باراں تھا، جو پہاڑ اور جنگل ، میدان اور کھیت ، ریگستان اور باغ ہر جگہ برستا تھا اور ٹکڑا اپنی اپنی استعداد کے مطابق سیراب ہو رہا تھا، قسم قسم کے درخت اور رنگارنگ پھول اور پتے اگ رہے تھے۔
7	بادشاہ ہو یا گدا، امیر ہو یا غریب، حاکم ہو یا محکوم ، قاضی ہو یا گواہ، افسر ہو یا سپاہی ، استاد ہو یا ، شاگرد۔ عابد و زاہد ہو یا کاروباری ، غازی ہو یا شہید ، توحید کا نور ، اخلاص کی رو، قربانی کا ولولہ ، خلق کی ہدایت اور راہنمائی کا جذبہ اور بالا آخر ہر کام میں خدا کی رضا طلبی کا جوش ہر ایک کے اندر کام کر رہا تھا۔ وہ کچھ بھی ہو، جہاں بھی ہو ، یہ فیضان حق سب میں یکساں اور برابر تھا۔ راستوں، رنگوں اور مذاقوں کا اختلاف تھا مگر خدا ایک تھا، قرآن ایک تھا، رسول صلی علی ایم ایک تھا اور قبلہ ایک تھا۔ ہر رنگ ، ہر راستہ اور ہر کام سے من ایک تھا اور قبلہ ایک تھا۔ ہر رنگ ، ہر راستہ اور ہر کام سے مقصود دنیا کی درستی، خلق کی ہمدردی، خدا کے نام کی اونچائی اور حق کی ترقی تھی اور ان کے سوا کوئی چیز ان کے پیش نظر نہ تھی۔
8	تمام تجربوں سے ثابت ہوا ہے کہ کسی ملک کی خوبی و عمدگی اور قدرو منزلت بہ نسبت وہاں کی گورنمنٹ کے عمدہ ہونے کے زیادہ تر اس ملک کی رعایا کے چال چلن اخلاق و عادت تہذیب و شائستگی پر منحصر ہے کیونکہ قوم حالتوں کا مجموعہ ہے اور ایک قوم کی تہذیب در حقیقت ان مردو عورت و بچوں کی شخصی ترقی ہے' جن سے وہ قوم بنی ہے۔
9	وہ قو میں جو اس طرح دل میں غلام ہیں اور بیرونی زوروں سے ، یعنی عمدہ گور نمنٹ یا عمدہ گورنمنٹ یا عمدہ قومی انتظام سے آزاد نہیں ہو سکتیں۔ جب تک غلامی کی یہ دلی حالت دور نہ ہو۔ اصل یہ ہے کہ جب تک انسانوں میں یہ خیال ہے کہ ہماری اصلاح و ترقی گورنمنٹ پر یا قوم کے عمدہ انتظام پر منحصر ہے ، اُس وقت تک کوئی مستقیل اور

	برتاؤ میں آنے کے قابل نتیجہ اصلاحو ترقی کا قوم میں پیدا نہیں ہو سکتا۔ گو کیسی ہی عمدہ تبدیلیاں گورنمنٹ یا انتظام میں کی جاویں، وہ تبدیلیاں فانوس خیال سے کچھ زیادہ رتبہ نہیں رکھتیں۔
10	انسان کی ترقی کی نسبت ہم لوگوں کے یہ خیال ہیں کہ کوئی خضر ملے ، گور نمنٹ فیاض ہو اور ہمارے سب کام کر دے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ ہر چیز ہمارے لیے کی جاوے اور ہم خود نہ کریں ۔ یہ ایسا مسئلہ ہے کہ اگر اس کو ہادی اور رہنما بنایا جاوے تو تمام قوم کی دلی آزادی کو برباد کر دے اور آدمیوں کو انسان پرست بنادے۔ حقیقت میں ایسا ہونا قوت کی پرستش ہے اور اس کے نتائج انسان کو ایسا ہی حقیر بنا دیتے ہیں جیسے کہ صرف دولت کی پرستش سے انسان حقیر و ذلیل ہو جاتا ہے۔ **(زیادہ اہم)**
11	ایک نیچر کا قائدہ ہے کہ مجموعہ قوم کی چال چلن کا ہوتا ہے یقینی اسی کے موافق اس قانون اور اس کے مناسب حال میں گورنمنٹ ہوتی ہے۔ جس طرح کہ پانی خود اپنی پنسال میں آجاتا ہے ، اسی طرح عمدہ رعایا پر عمدہ حکومت ہوتی ہے اور جاہل و خراب و ناتر بیت یافتہ رعایا پر ویسی ہی حکومت کرتی پڑتی ہے۔
12	ایک نہایت عاجز و مسکین غریب آدمی جو اپنے ساتھیوں کو محنت اور پر ہیز گاری اور بے لگاؤ ایمانداری کی نظیر دکھاتا ہے اس شخص کا اس کے زمانے اور آئندہ زمانے میں اس کے ملک اس کی قوم کی بھلائی پر بہت بڑا اثر پیدا ہوتا ہے کیونکہ اس کی زندگی کا طریقہ اور چال چلن کو معلوم نہیں ہوتا مگر اس اور شخصوں کی زندگی میں خفیہ خفیہ پھیل جاتا ہے اور آئندہ کی نسل کے لیے ایک عمدہ نظیر یہ بن جاتا ہے۔ **(زیادہ اہم)**
13	ان عمدہ کاریگروں سے جو تہذیب و شائستگی کی عمارت کے معمار ہیں، لگا تار ایک دوسرے کے بعد ہونے سے محنت اور علم اور ہنر میں جو ایک بے ترتیبی کی حالت میں تھی ایک ترتیب پیدا ہوئی ہے۔ رفتہ رفتہ نیچر کی گردش نے موجودہ نسل کو اس زرخیز اور بے بہا جائیداد کا وارث کیا ہے ، جو ہمارے پر کھوں کی ہوشیاری اور محنت سے مہیا ہوئی تھی اور وہ جائیداد ہم کو اس لئے نہیں دی گئی کہ ہم صرف مثل مار گنج اس کی حفاظت ہی کیا کریں۔
14	جبکہ ہر شخص اور کل قوم خود اپنی اندونی حالتوں سے آپ اپنی اصلاح کر سکتی ہے تو اس بات کی امید پر بیٹھے رہنا کہ بیرونی زور انسان کی قوم کی اصلاح و ترقی کرے کس قدر افسوس بلکہ نادانی کی بات ہے۔ وہ شخص دو حقیقت غلام نہیں ہے جس کو ایک خدا ترس نے جو اس کا ظالم آقا کہلایا جاتا ہے خرید لیا ہے یا ایک ظالم اور خود مختار بادشاہ یا گور نمنٹ کی رعیت ہے بلکہ در حقیقت اصلی غلام ہے ، جو بد اخلاقی، خود غرضی۔ جہالت اور شرارت کا مطیع اور اپنی خود غرضی کی غلامی میں مبتلا ور قومی ہمدردی سے بے پرواہ ہے۔
15	ظرافت اور خوش طبعی ان کی جبلت میں داخل تھی مگر جس طرح ان کی اور باتوں میں بناوٹ نہ تھی اسی طرح ظرافت اور خوش طبعی میں مطلق تصنع نہ تھا۔ تحریر میں تقریر میں بات چیت میں جو لطیفہ یا شوخی ان کو سوجھ جاتی تھی اگر چہ کیسی ہی شرم و حجاب کی بات ہو ان ضبط نہ ہو سکتی تھی مگر ہر ایک امر کے بیان کرنے کا خدا نے ایسا سلیقہ دیا تھا کہ کوئی بات تہذیب کی حد سے متجاوز نہ ہونے پاتی تھی۔ **(زیادہ اہم)**
16	مطالعہ کی عادت ابتداء سے ان کی رفیق کار رہی۔ سرسید کا مطالعہ نہ صرف دل بہلانے یا عبارت لا لطف اٹھانے کے لئے ہوتا تھا اور نہ کتاب دانی کی غرض سے جیسا کہ مدرس اور طلبہ کتاب کے ایک ایک لفظ اور جملے اور تراکیب پر غائز نظر کرتے ہیں بلکہ ان کا مطلب صرف مصنف کے خیالات سے اطلاع حاڈل کرنا ہو تا تھا۔ جو بات کتاب ان کے کام کی ہوتی تھی اس پر پنسل سے نشان لگا دیتے تھے اور اگر کوئی مضمون کسی اخبار میں کام کا ہوتا تھا تو اس ورق کو الگ کر کے اپنی اخبار کی فائل میں جو ہر وقت سامن رکھا رہتا تھا چسپاں کر دیتے تھے۔ **(زیادہ اہم)**
17	راست بازی اور وہ تمام اوصاف جو ایک راست باز آدمی میں ہونے ضروری ہیں جیسے صدق مودت ، جمعیت ، دلیری اور آزادی وغیرہ اس شخص کی خصوصیات میں سے تھی۔ اس شخص نے اگر سچ پوچھیے تو اپنی آزادانہ تحریروں سے اردو لٹریچر میں آزادی اور سچائی کی بنیاد ڈال دی۔ اس نے لوگوں کو مجبور کیا کہ سچ بات کہنے میں کسی کی طعن و ملامت سے نہ ڈریں۔ اس کے کہنے میں کبھی اس بات کا خیال نہیں کیا کہ دنیا میں کوئی دوسرا شخص بھی اس بات میں اس کے ساتھ اتفاق کرنے والا ہے یا نہیں۔
18	اس جبلی مہر و محبت کا متضاد تھا کہ وہ اپنے رفیقوں اور نوکروں اور لگے بندھوں کو متی تا بمقدور عمر بھر اپنے ساتھ نباہنا چاہتے تھے۔ جس شخص کے قدم ان کے ہاں جم گئے پھر نہ وہ اس کو اپنے پاس سے جدا کرنا چاہتے تھے اور نہ وہ ان سے جدا ہونا چاہتا تھا۔ اول تو وہ کسی کی شکایت سنتے نہ تھے اور اگر کسی ملازم کی کوئی شکایت کرتا تھا تو اس کا کچھ اثر نہ لیتے تھے۔ ان کے ایک قدیم ملازم کی لوگوں نے ان سے بار ہا شکایت کی مگر وہ کسی طرح ان کے دل سے نہ اترا۔ ہمیشہ ان کا معتمد علیہ اور سفر و حضر میں ان کے ہمراہ رہا اور آخر انہیں کی رفاقت میں مر گیا۔ **(زیادہ اہم)**
19	سیر چشمی اور فراغ حوصلگی سرسید کے خاص اوصاف میں سے تھے۔ انھوں نے اپنی کمائی سے نہ کبھی مال جمع کرنے کا ارادہ کیا اور نہ اولاد کے لیے کوئی جائیداد خریدی بلکہ جو کچھ کما یا اس کو یا اپنی ضروری آسائش اور سچی عزت اور نیک نامی کے ذرائع میں صرف کیا یا کنبے کی خبر گیری، مستحقوں کی امداد، اولاد کی تعلیم ، ملک اور قوم کی بھلائی اور مذہب کی حمایت میں اٹھایا زیادہ اھم
20	ابتدا سے ان کا یہ حال رہا کہ جس کام کی لہر ان کے دل میں اٹھی، اس پر رو پیا صرف کرنے میں انھوں نے کبھی پس و پیش نہیں کیا۔ وہ اپنے کھانے، پینے کے اخراجات میں تنگی کر سکتے تھے اور کرتے تھے مگر اپنے شوق کے کاموں میں انھوں نے کبھی مضائقہ نہیں کیا۔ جس کتاب کی ان کو تلاش ہوئی اگر وہ ہیں گنی قیمت پر بھی ملی تو اس کو لیے بغیر نہیں چھوڑا۔
21	مخالفوں اور دشمنوں کی برائیوں کا تحمل کرنا اور کبھی ان سے انتقام لینے کا ارادہ نہ کرنا یہ بھی سرسید کے ان اوصاف میں سے تھا جو ان کی ذات کے ساتھ مخصوص تھے۔ اگرچہ سرسید فطر تا عالی ظرف اور عالی حوصلہ پیدا ہوئے تھے اور عفو و اغماض ان کی سرشت میں داخل تھا مگر ان کی ابتدائی روک ٹوک اور حسن ترتیب سے یہ تمام ملکات ان کی طبیعت میں اور زیادہ راسخ ہو گئے تھے نیک اور عاقل ماں نے بیٹے کے دل میں یہ بات ڈالی تھی کہ سب سے بہتر تو یہ ہے کہ بروں کی برائی سے بالکل درگزر کی جائے اور اگر بدلہ ہی لینے کا خیال ہو تو اس بڑے اور زبر دست انتقام لینے والے

0308 4316527

کے اوصاف پر چھوڑ دینا چاہیے۔ اسی نے لڑکپن میں یہ سبق پڑھایا تھا کہ برائی کرنے والوں کے ساتھ برائی کر نا خود اپنے آپ کو ویسا بنانا ہے۔ (زیادہ اہم)	
یہ شخص اپنے فرائض کے سوا جن کو وہ اپنے اوپر لازم سمجھتا تھا۔ در حقیقت کسی چیز سے تعلق نہ رکھتا تھا۔ باوجو دوہ قطعی مایوسی کے جو اس کو مسلمانوں کی طرف سے تھی اور جس کو وہ اکثر پرائیوٹ صحبتوں میں نہایت افسوس کے ساتھ ظاہر کرتا تھا اس کی کوششیں آخر دم تک برابر جاری رہیں۔ یہ اسی کی ہمت اور اس کا حوصلہ تھا جو اس کی ذات پر ختم ہو گیا۔ (زیادہ اہم)	22
سر سید ہمیشہ اپنے آپ کے ساتھ مددگار زیادہ رکھتا ہے۔ بھائی کی موت کا صدمہ ان کو نہیں بھولتا۔ شاید ان کے عزیز ان کے سامنے ان کے بھائی کا ذکر اس لئے نہیں کرتے کہ ان کا تازہ داغ تازہ ہو جائے۔ بہت مدت کے بعد ان کی بہن بیگم کی بھی وفات کا ذکر نکل آیا تھا۔ سرسید کی ایسی حالت منضبط تھی کہ آج ان کے بھائی کے انتقال کو اپنی والدہ کے ساتھ کتنی ہی باتیں واقع رہی ہوں اب بھی کم سنی ہے۔	23
موجودہ زمانے میں علم علاج کے جو دو طریقے یعنی علاج بالدوا(میڈیسن) اور علاج بالجراحت (سرجری) ہسپتال میں مروجہ ہیں ان کے متعلق یہ خیال عام ہے کہ اگر چہ مغربی طب یعنی ایلو پیتھی دیسی طب ہی کا چربہ ہے اگر جراحت یعنی سرجری خاص مغربی ڈاکٹروں کی چیز ہے جس میں کوئی ان کا ہم سر نہیں ہے۔ اسلامی دور کے عظیم سر جن ابو القاسم لیکن اس خیال کے پھیلنے کی وجہ محض یہ ہے کہ ہمارے عوام زہراوی کے نام اور اس کے کارناموں سے واقف نہیں اور نہ یہ حقیقت ہے کہ زہراوی ہی وہ عظیم شخصیت ہے جس نے اہل یورپ کو سرجری کے فن سے روشناس کرایا۔	24
زاہروی کی اس کتاب کا نام تصریف ہے۔ یہ پوری کتاب یوں تو علم علاج کی دونوں شاخوں طب یعنی میڈیسن اور جرات یعنی سرجری پر مشتمل ہے، لیکن اس کا سب سے اہم حصی سرجری کا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس سے پہلے طب تعنی میڈیسن تو عربی میں بہت سی کتابیں لکھی جاچکی تھیں لیکن جراحت یعنی سرجری پر اعلی معیار کی پہلی مفصل کتان تصریف کا ذکر آتا ہے تو اس سے تصریف یعنی سرجری کی کتاب ہی مراد ہوتی ہے۔	25
شام کے وقت حضرت قمر اپنی پھٹی پرانی اچکن، سڑے ہوئے جوتے اور بے تکی سے ٹوپی پہنے گھر سے نکلے تو گنوار اچکے سے معلوم ہوتے تھے۔ ڈیل ڈول اور چہرے مہرے کے آدمی ہوتے تو اس ٹھاٹھ میں بھی شان ہوتی ۔ فربہی بجائے خود بار عب شے ہے مگر ادبی خدمت اور فربہی میں خدا اواسطے کا بیر ہے اگر ادیب موٹا تازہ ہے تو سمجھ لیجئے کہ اس میں سوز نہیں، لوچ نہیں ، دل نہی ؟ں۔ پھر بھی اکڑے جاتے تھے۔ ایک ایک عضو سے غرور ٹپکتا تھا۔ (زیادہ اہم)	26
یورپ میں ازمنہ وسطی سے لے کر اٹھارویں صدی تک تمام مغربی مصنف جنھوں نے سرجری پر کتابیں لکھیں ہیں ، ابو القاسم زہراوی کی فنی قابلیت کے معترف ہیں اور جابجا اس کتاب سے حوالے دیتے ہیں۔ ان میں سے بعض نے تو صاف طور پر امر کا اظہار کر کیا ہے کہ فن جراحت میں زہر اوی ایک استاد کامل کی حیثیت رکھتا ہے اور اہل یورپ نے ابتدا سرجری میں جو کچھ حاصل کیا ہے وہ صرف زہراوی کی بدولت ہے۔	27
چراغ کا کام جلنا ہے۔ اس کی روشنی پھیلتی ہے یا اس کے سامنے کوئی دیوار ہے ، اسے اس سے مطلب نہیں۔ میرا بھی ایسا کون دوست، شناسا یا رشتہ دار ہے جس کا میں شرمندہ احسان نہیں۔ یہاں تک کہ اب گھر سے نکلنے کی شرم آتی ہے۔ اطمینان صرف اتنا ہی کہ لوگ مجھے بے نیت تصور نہیں کرتے خواہ وہ میری کچھ زیادہ امداد نہ کر سکیں مگر انہوں نے مجھ سے ہمدردی ہے۔ میری خوشی کے لئے اس قدر کافی ہے کہ آج مجھے ایک رئیس نے بلایا ہے۔	28
یہ ہفتے کی شام تھی۔ بھر پور جاڑے کا زمانہ۔ سرد اور تند ہوا کسی تیز دھات کی طرح جسم پر آ کے لگتی مگر اس نوجوان پر اس کا کچھ اثر معلوم نہیں ہو تا تھا۔ لوگ خود کو گرم کرنے کے لیے تیز تیز قدم اٹھارہے تھے مگر اسے اس کی ضرورت نہ تھی جیسے اس کڑکڑاتے جاڑے میں اسے ٹہلنے میں بڑا مزا آ رہا تھا اہم	29
پنجاب کے تمام بورڈز کے 9/10/11/12 کے گیس پیپرز کے لیے ہماری ویب سائٹ www.ntsacademy.com وزٹ کریں۔	
لاہور تک پہنچنے کے کئی راستے ہیں لیکن دو ان میں سے بہت مشہور ہیں، ایک پشاور سے آتا ہے ، دوسرا دہلی سے۔ وسطی ایشیا کے حملہ آور پشاور کے راستے اور یوپی کے حملہ آور دہلی کے راستے دار ہوتے ہیں۔ اول الذکر اہل سیف کہلاتے ہیں اور غزنوی یا غوری تخلص کرتے ہیں۔ مؤخر الذکر اہل زبان کہلاتے ہیں۔ یہ بھی تخلص کرتے ہیں اور اس میں لیں طولی رکھتے ہیں۔ اہم	30
ایک دو غلط فہمیاں البتہ ضرور رفع کرنا چاہتا ہوں۔ لاہور پنجاب میں واقع ہے لیکن اب پہنچ آب نہیں رہا۔ اس پانچ دریاؤں کی سر زمین میں اب صرف ساڑھے چار دریا بہتے ہیں اور جو نصف دریا ہے وہ تو اب بہنے کے قابل نہیں رہا۔ اس کو اصطلاح میں راوی ضعیف کہتے ہیں۔ ملن کا پتا یہ ہے کہ شہر کے قریب دو پل بنے ہوئے ہیں۔ ان کے نیچے ریت میں یہ دریا لیٹا رہتا ہے ، بہنے کا شغل عرصے سے بند ہے اس لیے یہ بتانا بھی مشکل ہے کہ شہر دریا کے دائیں کنارے پر واقع ہے یا بائیں کنارے پر ۔ اہم	31
نہ تم مجرمانہ میں گنہ گار ۔ تم مجبور میں ناچار ۔ لو اپ کہانی سنو میری سرگزشت میری زبانی سنو۔ نواب مصطفی خاں بہ میعاد سات برس کے قید ہو ہو گئے تھے اسوان کی تقصیر معاف ہوئی اور ان کو رہائی ملی۔ صرف رہائی کا حکم آیا ہے۔ جہانگیر آباد کی زمینداری اور دلی کی املاک اور پنسن کے باب میں ہنوز کچھ تم نہیں ہوا۔ ناچار وہ رہا ہو کر میرٹھ ہی میں ایک دوست کے مکان میں ٹھہرتے ہیں۔	32

پنجاب کے تمام بورڈز کے 9/10/11/12 کے گیس پیپرز کے لیے ہماری ویب سائٹ www.ntsacademy.com وزٹ کریں۔

اہم مکالمے

نظامِ تعلیم کے موضوع پر مکالمہ	مہنگائی کے موضوع پر مکالمہ
سگریٹ نوشی کے موضوع پر مکالمہ	بڑھتی ہوئی رشوت ستانی کے موضوع پر
انٹر نیٹ کے فائدے اور نقصانات کے موضوع پر	ملک کی سیاسی صورتحال پر مکالمہ
شجرکاری کی اہمیت پر مکالمہ	بجلی کے بحران پر مکالمہ
بے روزگاری کے متعلق مکالمہ	مطالعہ کتب کی اہمیت پر مکالمہ

اہم روداد

کالج میں جلسہ تقسیمِ انعامات	تقریب سیرت النبیﷺ / عید میلادالنبیﷺ
تاریخی مقام کی سیر	یوتھ فیسٹول کے تحت تقریری مقابلہ کی
کالج میں ہونے والے میچ کی روداد	کالج میں ہونے والے مشاعرے کی
کالج میں جشن آذادی کی تقریب پر	کالج میں الوداعی تقریب کی
www.ntsacademy.com	www.ntsacademy.com

اہم درخواستیں

ہیلتھ آفیسر کے نام (ڈسپنسری کے اجراء کے لیے)
پرنسپل صاحب کے نام درخواست (کریکٹر سرٹیفکیٹ کے حصول کیلئے)
پر نسپل صاحب کے نام درخواست (فیس معافی اور مالی اعانت)
پرنسپل صاحب کے نام درخواست (برائے تبدیلی مضمون)
چیئرمین تعلیمی بورڈ کے نام درخواست (سند کے اجراء کےلیے / نام کی درستگی کے لیے)
پوسٹ ماسٹرصاحب کے نام درخواست (پارسل گم ہونے کیلئے / ڈاک کی ناقص کارگردگی پر)
ایس ڈی او کے نام درخواست (لوڈشیڈنگ کے حوالے سے)
چیئرمین میونسپل کے نام درخواست (صفائی کےلیے)

اہم تلخیص عبارات

1	انسان کو ایک ایسی ہستی بنایا گیا ہے جس کی فطرت میں آزادی اور خود مختاری رکھی گئی ہے۔ وہ ذی عقل اور ذی شعور ہے۔ اس کو تمام قوائے ظاہری اور باطنی دیے گئے ہیں۔ ان کے استعمال پر جس طرح کہ وہ چاہے قادر ہے۔ تمام کاموں کے شروع کرنے کی سمجھ اور ان کے انجام کی سوچ اس کو دی گئی ہے تا کہ ہر کام کا آغاز اور انجام سوچ لے۔ اس کی فطرت ایسی ہے کہ اپنے لیے آپ تمام چیزیں مہیا کرنے کے لیے حاجت مند ہے۔ وہ ضروریات زندگی فراہم کر سکتا ہے۔ وہ قدرت رکھتا ہے۔ پس یہ تمام چیزیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ اس پتلے کے صنائع کی مرضی یہی تھی کہ یہ پتلا آپ اپنا مالک رہے۔
2	عام لوگوں کی نظر میں بیشتر حیوانوں کی سی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اسی واسطے مولانا نا روم ایک جگہ لکھتے ہیں کہ چراغ لے کر تمام شہر میں پھر ا کہ کوئی انسان نظر آئے مگر نظر نہ آیا۔ اور موجودہ زمانہ تو روحانیت کے اعتبار سے بالکل تہی دست ہے اسی واسطے اخلاس، محبت و مروت اور یک جہتی کا نام و نشان نہیں رہا۔ آدمی آدمی کا خون پینے والا قوم قوم کی دشمن ہے۔ یہ زمانہ انتہائی تاریکی کا ہے لیکن تاریکی کا انجام سفید ہے۔ کیا عجب کہ اللہ تعالی جلد اپنا فضل کرے اور بنی نوع انسان کو پھر ایک دفعہ نور محمد ی عطا کرے۔
3	نوجوان سمجھتا ہے کہ حقیقی با مسرت زندگی بعد میں آئے گی جوانی کے گزر جانے پر وہ سوچتا ہے کہ یہ تو پہلے حاصل تھی۔ جب آدمی ایک جگہ ہو تو وہ کہتا ہے کہ یہ ہندوستان یا یورپ میں ہو گی۔ وہاں پہنچتا ہے تو اسے احساس ہوتا ہے کہ یہ تو وطن واپس چلی گئی ہے اور وہیں ہماری منتظر ہے۔ با مسرت زندگی کی تلاش کرنے والا اس شخص کی مانند ہے کہ تتلیاں اکٹھی کرتا ہے۔ مختلی کو اُڑتے ہوئے دیکھا جائے تو کیسی خوش نما لگتی ہے کیوں کہ جوں ہی اسے پکڑا جائے اس کے پر انگلیوں پر مسلے جاتے ہیں اور رنگ غائب ہو جاتے ہیں۔
4	مشرق نے از منہ ، قدیم ہی سے سنیاس، مردم بے زاری اور جہبانیت کو حصول منزل کا ایک ذریعہ تصور کیا ہے۔ مگر اقبال نے اصل فقیر اسے کہا ہے جس کا سفینہ ہمیشہ طوفانی ہوا اور جو زندگی سے متصادم ہو کر اپنے لیے ایک ایسی راہ تراشے جو بالآخر خودی کی عریانی پر منتج ہو ، مگر اس کے سفر کے لیے قوت درکار ہے اور اقبال کے نزدیک عشق ہی وہ فعال اور متحرک قوت ہے جو اسے منزل تک پہنچا سکتی ہے۔
5	وہ جاہل تھے اور جہالت پر فخر کرتے تھے۔ ان کے ماضی کی تاریخ نہ ختم ہونے والی قبائلی جنگوں تک محدود تھی اور ان کے سامنے ان جنگوں کا جاری رکھنے کے سوا کوئی مستقبل نہ تھا۔ جو ظلم کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔ ظلم سہنے پر مجبور کر دیے جاتے تھے۔ لیکن جب اسلام آیا تو یہی لوگ ایک نئے دور کے مشعل بردار بن گئے۔ کار ساز فطرت نے اپنی رحمت کی گھٹاؤں کے نزول کے لیے ایک بے آب و گیاہ صحر امنتخب کیا۔ عرب کے ظلمت کدے سے نور کا سیلاب نمودار ہوا اور مختلف قبائل و اقوام کو اپنی آغوش میں لیتا ہوا اطراف عالم پر چھا گیا۔ اسلام تپتے ہوئے صحرا میں ٹھنڈے اور میٹھے پانی کا ایک چشمہ تھ ۔ اور خلق خدا اس کی پیاسی تھی۔ دنیا جہالت کی تاریکیوں میں بھٹک رہی تھی اور اسلام ایک نئی صبح کا آفتاب تھا۔

6	نصابوں میں علاقائی شخصیتوں کو اس طرح پیش کرنا چاہیے کہ ان کو پورے پاکستان کے لوگ اپنی عظمتوں کی فہرست میں شامل کریں۔ خوش حال خان خٹک صرف پشتونوں کے ہی کیوں ہیرو ٹھہرائے جائیں ؟ کیوں نہ پورا پاکستان اس کو عزت کی نگاہ سے دیکھے۔ زبان کا مسئلہ اسی طرح سوچا جا سکتا ہے۔ مقامی زبانوں کے باوجود مرکزی قومی زبان کے تحفظ اور فروغ کو تمام علاقوں کے لوگ اپنا فریضہ خاص خیال کریں۔ اُردو زبان ڈیڑھ سو سال تک دورِ غلامی میں مسلمانانِ ہند کی وحدت کا نشان رہی ہے۔ اس کے لیے اجتماعی پیمانے پر بڑی بڑی لڑائیاں لڑی گئیں۔ یہ قومی تحریکوں کی ترجمان رہی ہے۔ اس میں اجتماعی احساسات بھر پور طریقے سے ظاہر ہوتے ہیں۔ بڑا ستم ہو گا اگے علاقائی تعصب میں آکر ہم وحدت کے اس نشان کو ضائع کریں۔
7	**اردو کی نعتیہ شاعری کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ شاعروں نے نعت گوئی کے مختلف رجحانات سے استعفادہ کیا ہے ۔ کسی نے رسول اکرم صلی الم کے ظاہری خدو خال کے حوالے سے بات کی ہے تو کسی نے آپ صلی تعلیم کے اخلاق حسنہ کو شاعری میں سمویا ہے۔ اسی طرح بعض شاعروں نے نبی اکرم صلی علیم کے کردار کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ آپ نے کس طرح کفر کی گھٹاٹوپ تاریکیوں کو ایمان کی روشنی فراہم کی اور انسانیت کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو کنارہ عطا کیا۔ انصاف کی نظروں سے دیکھا جائے تو آپ صلی الیم اس دنیا میں واقعتار حمت بن کر آئے اور حقیقت ہر خاص وعام کے لیے رحمت ثابت ہوئے۔**
8	ہمارا مذہب اسلام اپنے پیروکاروں سے زندگی کے عام معمولات میں نظم وضبط کے مظاہرے کا مطالبہ کرتا ہے۔ قومی زندگی میں نظم وضبط قائم کرنا محض خدا و رسول صلی اللی کم کا حکم ہی نہیں۔ ہماری ذاتی سلامتی اور ہمارے ملک کی سلامتی کا ایک ناگزیر تقاضا بھی ہے۔ جنگ اور قومی زندگی کے دوسرے نازک مواقع پر نظم و ضبط کا فقدان ہمیں ہلاکت اور تباہی سے دوچار کر سکتا ہے۔ لہذا ہمیں اپنے گھروں ، دکانوں دفتروں تعلیمی اور دیگر قومی اداروں میں نظم وضبط کی پرورش اور ترویج کرنی چاہیے اور اپنی ذات کی بھی ڈسپلن اور آئین و قانون کی پابندی کا عادی بنانا چاہیے۔
9	**آج کل پاکستان جن حالات سے دو چار ہے وہ ہم سب کے لیے دعوت فکر ہے کہ پاکستان کو ان مشکلات و مصائب سے کس طرح اور کیسے چھٹکارا حاصل ہو سکتا ہے۔ پاکستان جو ابھی ترقی کی راہ گامزن ہو رہا ہے ، بے شمار سیاسی، سماجی اور اقتصادی مسائل سے دوچار ہے۔ خاص طور سے اب جب کہ ہمارا ایک بازو یعنی مشرقی پاکستان جو چند افراد کی غلطیوں اور ذاتی مفاد پرستی کی وجہ سے ہم سے علیحدہ ہو چکا ہے اور جہاں ساری قوم کو شرمندگی و ندامت کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ جہاں محب وطن عوام کو یہ دکھ سہنا پڑا وہاں بہت سے ایسے پیچیدہ مسائل اور بہت سی مشکلات نے ہمیں گھیر لیا جو اسے ترقی کی راہ پر لے جانے کی بجائے دوبارہ پستی کی طرف لے جانے لگے۔**
10	داستان گوئی بنی نوع انسان کے قدیم ترین مشاغل میں سے ایک ہے۔ داستان کہنے اور سنانے کا شغل دنیا کے ہر ملک اور ہر قوم میں کسی نہ کسی صورت میں ہمیشہ موجو د رہا ہے۔ غور کیا جائے تو داستان گوئی ہی دنیا کے تمام تر ادبی کارناموں کی بنیاد ٹھہرتی ہے۔ ہر علاقے اور ہر خطے میں سنائی جانے والی داستانوں کے رنگ دوسرے علاقے یا خطے کی داستانوں سے مختلف رہے ہیں۔ یورپ میں داستانوں کے تین مشہور سلسلے تھے۔ روم ، فرانس اور برطانیہ کی داستانیں۔ اسی طرح برصغیر پاک و ہند میں اردو داستانوں کے بھی تین ماخذ قرار دیئے جاسکتے ہیں۔ عربی ، فارسی اور ہندی ماخذ۔
11	**شاید ہندوستان میں کسی اور زبان کے شاعر کو یہ امتیاز حاصل نہیں کہ وہ ماضی، حال اور مستقبل پر یکساں گرفت رکھتا ہو ۔ غالب اپنے عہد میں بھی سر بر آور تھا اور آج بھی سب سے زیادہ قد آور ہے اور کل بھی اس کے خیال کی رفعتوں کے سامنے پست و زبوں ہی نظر آتا ہے۔ یقین ہے کہ آنے والی نسلیں غالب کو ابنساط و انقباض ، کرب و نشاط اور رنج وراحت کے ہر موڑ پر اپنا ہم نواز اور شریک پائیں گی۔ وہ لمحوں کا شاعر ہے، مگر یہ لمحے قید مکان و زمان سے آزاد اور حلقہ شام و سحر سے ماورا ہیں۔**
12	اتفاق کی خوبیاں لوگوں نے بہت کچھ بیان کی ہیں اور وہ ایسی ظاہر ہیں کہ کوئی شخص اتفاق سے بھی ان کو بھول نہیں سکتا۔ بہت بڑے بڑے واقعات دنیا میں گزرے ہیں۔ جن کو پرانی تاریخیں یاد دلاتی ہیں اور جن کی یاد سے ایک عجیب اثر ہمارے دلوں پر ہوتا ہے اور وہ سب باہمی اتفاق کا نتیجہ ہے۔ ایک ناچیز ریشہ جو نہایت کمزور ہوتا ہے۔ باہمی اتفاق سے ایسا قوی اور زبردست ہو جاتا ہے کہ بڑی سے بڑی قوت کا مقابلہ کرتا ہے۔ اس وقت تعلیم یافتہ دنیا میں جو کچھ ترقی ہے یا مہذب ملکوں میں جو کچھ طاقت ہے وہ سب اتفاق کی بدولت ہے۔
13	**پاکستان کی عوام آزادی کو سینے سے لگانے کے لیے ٹینکوں کے سامنے کو د جانا جانتے ہیں۔ آزادی ، سمگروں، نااہلوں، چور بازاری کرنے والوں اور ناجائز منافع خوروں سے محبت نہیں کرتی بلکہ ان سے نفرت کرتی ہے۔ یہ بہادروں، جیالوں، انصاف پسندوں ، خودداروں اور نظام اسلام کے شیدائیوں کو پسند کرتی ہے۔ اس آزادی کی نعمت کو قائم و دائم رکھنے کے لیے ہمیں پیغمبر اسلام صلی القیوم کی تعلیمات پر عمل کرنا چاہیے۔ آزادی اپنے ساتھ مسرت و شادمانی لے کر آتی ہے۔ آزادی احساس ذمہ داری اور نظم و ضبط کا تقاضا کرتی ہے۔ آزادی کے لیے یقین محکم ، اتحاد و جرات اور خود اعتمادی سے کام لینا چاہیے۔ علاوہ ازیں ہم سب کا فرض ہے کہ ہم ملک کی آزادی ، اہمیت اور یک جہتی کا پرچم سر بلند رکھیں۔**
14	لوگ وقت کی قدر و قیمت نہیں پہچانتے۔ انہیں یہ پتا نہیں ہے کہ انسان کے ہاتھ میں اصل دولت وقت ہی ہے۔ جس نے وقت کو ضائع کر دیا۔ اس نے سب کچھ ضائع کر دیا۔ قدرت نے انسان کے ہر لمحہ زندگی کے سات ایک اہم فرض باندھ رکھا ہے جس کی ادائیگی ہی میں اس کی زندگی کی ساری عظمتیں پوشیدہ ہیں۔ اگر وہ اپنی زندگی کے کسی لمحہ میں بھی فرض کو پہچاننے یا ادا کرنے میں کو تاہی کر جائے جو اس لمحے کے ساتھ مخصوص ہے تو پھر اس فرض کا وقت زندگی میں کبھی نہیں آتا۔ کیوں کہ اس کے بعد اس کی زندگی میں جو لمحات بھی میسر ہوتے ہیں وہ اپنے فرائض اور ذمہ داریاں ساتھ لاتے ہیں۔ اس وجہ سے جو فرض رہ گیا، وہ گویا ہمیشہ کے لیے رہ گیا۔
15	**اقبال اخلاق کا ایک عمدہ نمونہ تھے۔ خلیق اور ملنسار تھے۔ ہم نے کبھی آپ کو غصہ کرتے نہیں دیکھا۔ کوئی ناگواری ہوتی تو آپ ضبط کرتے۔ تحمل اور ضبط نفس بغایت تھا۔ عزم ، حوصلہ ، ثابت قدمی اور مستقل مزاجی کے مالک تھے۔ جس کام کی نیت فرماتے اس کو پایہ تکمیل تک پہنچائے بغیر نہ رہتے۔ جھوٹ سے انتہائی نفرت تھی۔ صداقت اور حق گوئی کو پسند فرماتے تھے۔ تکبر ، جاہ پسندی اور ہوس درد نیا نام کو بھی آپ میں نہ تھی۔ تواضع اور انکسار آپ کی خوبی تھی۔**
16	کسی غیر زبان کو ذریعہ تعلیم بنانا حماقت کے سوا کچھ نہیں۔ جاپان میں جاپانی، چین میں چینی، انگلستان میں انگریزی، فرانس میں فرانسیسی ، جرمن میں جرمنی، غرضیکہ ہر ملک کے اندر وہی زبان ذریعہ تعلیم ہے جس کو سب بخوبی سمجھتے ہیں، سوائے پاکستان کے ، جہاں سب لوگ سمجھتے تو اُردو ہیں لیکن یہاں ذریعہ تعلیم انگریزی ہے اور اسی وجہ سے ہمارا معیار تعلیم پست ہے۔ تعلیم اسی زبان میں اچھی طرح دی جاسکتی ہے جس کو طالب علم آسانی سے سمجھ سکیں۔ ہمارے یہاں تعلیم اس زبان میں دی جاتی ہے جس کو سمجھنے سمجھانے میں دس سال کا عرصہ لگ جاتا ہے اور پھر کہیں جا کر صحیح معنوں میں علم سیکھنے کا آغاز ہو تا ہے۔ ہمارے زوال و پستی اور نالائقی کا

	واحد سبب یہی ہے کہ ہم نے اُردو کو ذریعہ تعلیم نہیں بنایا اور ہم اپنا قیمتی وقت علوم سیکھنے کی بجائے انگریزی سیکھنے میں ضائع کر دیتے ہیں۔
17	**امت مسلمہ کے زوال کا ایک اہم سبب یہ رہا ہے کہ تعلیم کو کبھی ایک بالا تر ترجیح نہیں سمجھا گیا۔ وسائل کا رخ بالعموم ایسے منصوبوں کی طرف رہا جو قوم کے مستقبل کی تعمیر کے لیے چنداں مفید نہ تھے۔ بتایا جاتا ہے کہ اکیسویں صدی کی ایک دہائی گزر جانے کے بعد بھی اسلامی دنیا کے ستاون ممالک میں صرف پانچ سو یو نیور سٹیاں ہیں جب کہ صرف بھارت میں پونے نو ہزار کے قریب یونیورسٹیاں کام کر رہی ہیں جاپان کے ایک شہر ٹوکیوں میں یونیورسٹیوں کی تعداد پورے عالم اسلامی کی جامعات سے زیادہ ہے۔**
18	اردو شاعری کے فروغ کا آغاز اسلامی تہذیب کے آخری دور میں ہوا۔ جبکہ عیش پرستی اور کاہلی نے ہمارے ہم وطنوں کے خیالات و جذبات کی روحانی آگ کو قریب قریب ٹھنڈا کر دیا تھا۔ قومی زندگی کی نبض ست ہو چکی تھی۔ جو کچھ بلند خیالی وضعداری اور عالی حوصلگی کے جو ہر باقی رہ گئے تھے ان کی ہستی بجھے ہوئے چراغوں کی روشنی سے زیادہ نہ تھی۔ تاہم اس بد نصیبی کے دور میں اردو زبان کی خوش قسمتی سے چند ایسے باکمال پیدا ہوئے جو شاعری اور زبان دانی کے جوہر اپنے ساتھ لائے تھے اور جن کے ولولوں میں قومی زوال کے زمانے میں بھی بزرگوں کی جمیعت اور تہذیب کا اثر باقی تھا۔
19	**اقبال مسلمانوں کو خودی کی تعلیم دیتے ہیں خودی ان کے کلام میں اہم اصطلاح ہے۔ خودی انسان کی ذات اور شخصیت کو کہتے ہیں۔ انسان اپنی ذات کا پہنچانے ، اپنی حقیقت تک پہنچنے، اپنے اور خدا کے تعلق کو سمجھے۔ اگر وہ خود کو سمجھ گیا تو خدا کا سراغ پالینا مشکل نہیں ہے۔ اقبال مسلمانوں میں خودی کو بیدار کرنا چاہتے ہیں۔ عجز ، کمزوری اور بزدلی کو دور کر کے انسان کو اس کے اصل مقام سے آشنا کرانا چاہتے ہیں اور ایسے ہی مسلمانوں کو جس کی خودی بیدار ہو گئی ہو وہ مرد مومن کہتے ہیں۔**
20	آج دنیا بھر میں زبان، نسل اور رنگ کے اختلافات نے فساد بر پا کر رکھا ہے۔ ان میں بے معنی لیکن فتنہ انگیز امتیازات کی وجہ سے انسانی دنیا با ہم بر سر جنگ اور گروہوں میں تقسیم ہو چکی ہے۔ لیکن اس کے بر عکس اسلام ایک ایسا دین فطرت ہے جن میں ان اختلافات کا کوئی تصور موجود نہیں۔ وہ تمام انسانوں کو اولاد آدم ہی کی حیثیت سے دیکھتا ہے۔ اور ایک کلمہ توحید پر جمع ہونے کی دعوت دیتا ہے۔ اس دین حق کا تقاضا یہ ہے کہ کم از کم اس کے ماننے والے آپس میں اس طرح متحد اور مربوط ہوں کی اگر زمین کے ایک کونے میں بسنے والے کسی مسلمان کو کوئی گزند پہنچے تو اس کا درد روئے زمین کے تمام مسلمان محسوس کریں۔
21	**تعلیمی پستی کے یوں تو بہت سے اسباب ہیں اور ان کی تفصیل کے لیے دفتر درکار ہے۔ لیکن میرے خیال میں گرتے ہوئے معیار تعلیم کا بنیادی سبب اور اصل وجہ تعلیم کے لیے مثبت منصوبہ بندی کا فقدان ہے۔ سستی شہرت اور نام نہاد نعرہ ترقی نے رہی سہی کسر بھی پوری کر دی ہے۔ نام نہاد ماہرین نے تعلیم کو عام کرنے کا نعرہ لگایا تو ہر تحصیل اور قصبہ میں ایک ایک کالج منصہ شہود پر آیا۔ یہ کالج اپنی قسمت کا رونا رورہے ہیں اور نونہالان قوم بھی مفت میں اپنی جان کھو رہے ہیں۔ کالج ہر تحصیل میں موجود ہے مگر عمارت سے محروم ، عمارت ہے تو کہیں اساتذہ کی کمی اور عدم توجہی اپنا کردار ادا کر رہی ہے۔ اساتذہ ہیں کہ رہائش کے مسئلہ سے دو چار در بدر مارے مارے پھرتے ہیں۔ عوام اپنے بے حس ہو چکے ہیں کہ ان کا تعاون نہ ہونے کے برابر ہے۔ جب تک کالج تدریسی عمارت، تجربہ گاہ، کالج ہال، ہاسٹل سے محروم اور پر نسپل اور سٹاف رہائش کے مسئلوں سے دو چار رہیں گے معیار تعلیم گرتا ہی چلا جائے گا۔**
22	انسان کی زندگی کا مقصد اپنے جیسے انسانوں کی مدد کرنا ہے۔ ایک اچھے مسلمان کے لیے حقوق اللہ یعنی نماز ، روزہ، حج، زکوۃ فرض ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ حقوق العباد بھی اہمیت کے حامل ہیں۔ اگر کوئی حقوق اللہ ادا کرتا ہے تو یہ اس نے فرائض ادا کئے۔ لیکن اللہ کی طرف سے انسانوں پر انسان کے جو حقوق ہیں وہ کسی صورت معاف نہیں کیے جاسکتے۔ ایک اچھا مسلمان حقوق اللہ کی بجا آوری کے ساتھ ساتھ حقوق العباد بھی ادا کرتا ہے۔ کامیاب لوگوں کا یہی شیوہ ہوتا ہے کہ وہ انسانیت کی خدمت کو اپنی زندگی کا لازمی جزو بنا لیتے ہیں۔ دنیا اسی قسم کے لوگوں سے خوب صورت بن سکتی ہے۔

پنجاب کے تمام بورڈز (لاہور، ملتان، گوجرانوالہ، سرگودھا،ڈیرہ غازی خاں، فیصل آباد ، راولپنڈی ،ساہیوال) کے نوٹس، گیس پیپرز، چیپٹر وائز ٹیسٹ، ہاف بُک ٹیسٹ، فُل بُک ٹیسٹ کے لیے ہماری ویب سائٹ www.ntsacademy.com وزٹ کریں۔